مولانا شیخ محمد عادل ربانی

عاشوراء ، اللہ ﷻ کی جانب سے ایک تحفہ

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسم الله الرحمن الرحيم

ہم بابرکت مہینے محرم میں ہیں۔ اس کی فضیلتیں ہم پر نازل ہوں۔ اس کی فضیلتیں بہت عظیم ہیں۔ ہمارے رسول ﷺ فرماتے ہیں، جو شخص محرم کے مہینے میں ایک دن روزہ رکھے، اس کا ہر دن تیس دنوں کے برابر ہے۔ بے شک بہتر ہوتا ہے کہ پہلے دن سے لے کر دس دن تک روزہ رکھا جائے۔ جو لوگ اسے نہیں رکھ سکتے، وہ یا تو نو اور دس محرم کے دن روزہ رکھیں، یا دس اور گیارہ محرم کے دن۔ دونوں میں عاشورا کا دن شامل ہے جو ایک بہت عظیم دن ہے۔ اللہ عزّوجلّ نے اسے لوگوں کے لیے ایک تحفہ کے طور پر عطا کیا ہے۔ جو چاہے لے سکتا ہے؛ یہ سب لوگوں کے لیے ہے۔ کوئی کیسے لے سکتا ہے؟ اگر کوئی اللہ ﷻ پر ایمان رکھتا ہے، تو وہ اس دن سے فائدہ اٹھائے گا۔ کوئی بھی لوگوں کو یہ فائدہ اٹھانے سے نہیں روک رہا۔ یہ سب کے لیے مفید ہے۔ یہ ایک ذریعہ ہے اللہ ﷻ پر ایمان رکھنے اور اُس ﷻ کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کا۔ ہر دن جو انسان زندہ رہتا ہے، وہ فضیلت، ثواب اور خوبصورتی سے بھرا ہوتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا، وہ بہت کچھ کھو دیتا ہے۔ اور ہر دن اُس کے لیے بے فائدہ ہوتا ہے؛ اسے نقصان کے بجائے کچھ نہیں حاصل ہوتا۔

یہی وجہ ہے، محرم کا مہینہ بابرکت مہینہ ہے۔ رمضان میں روزہ فرض ہونے سے پہلے، وہ لوگ محرم کے مہینے میں روزہ رکھتے تھے۔ اُس کے بعد جب روزہ فرض ہوا، اُن لوگوں نے رمضان میں روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ روزہ رکھنا فرض رمضان کے مہینے میں ہوا۔ جیسا کہ ہم نے کہا، محرم کے مہینے میں، انبیاء اُن کے درجات کو پہنچے یا انہیں نبوت عطا کی گئی۔ اسی طرح، اولیاء کو بھی عاشورا کے دن، دس محرم کو، ولایت کے رتبے عطا کیے گئے۔ اس دن بہت سے واقعات پیش آئے: حضرت آدم علیہ السلام کی مغفرت۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی: سیلاب کا خاتمہ اور زمین پر اترنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا۔ سب سے زیادہ واقعات اسی دن ہوئے ہیں؛ بہت حسین واقعات پیش آئے۔

اس لیے، یہ بہت برکت والا دن ہے۔ ہمارے رسول ﷺ اس دن کا روزہ رکھتے۔ جب آپ ﷺ مدینہ آئے اُس کے بعد، کیونکہ یہودی اس دن کا روزہ رکھتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا، "میں

مولانا شیخ محمد عادل رباني

اس دن کا زیادہ حق دار ہوں۔" اُن کی مخالفت کے لیے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ یا تو نو (۹) اور دس (۱۰) محرم کا روزہ رکھو، یا دس (۱۰) اور گیارہ (۱۱) محرم کا روزہ رکھو۔

جیسا کہ ہم نے کہا، یہ ایک برکت والا دن ہے۔ اس دن کے بہت عظیم روحانی فائدے ہیں، اور جسمانی فائدے بھی ہیں۔ اس دن ہمارے رسول ﷺ پورے سال صحت مند رہنے کی نیت سے غسل کیا کرتے۔ جو لوگ اس دن اپنی آنکھوں میں سورما لگاتے ہیں، انہیں کبھی آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوگی۔ جو صدقہ دیتا ہے، اُس کے پاس برکت ہوگی۔ جو اپنے گھر کے لیے، اپنے خاندان کے لیے، اپنے بچوں کے لیے تحفے خریدتا ہے، یا جتنا چاہے زیادہ تحفے دیتا ہے، یہ سال اُن کے لیے برکت کے ساتھ گزرے گا، ان شاء اللہ۔

روحانی فائدوں کے علاوہ، ظاہری برکتیں بھی ہیں۔ اسلام کے احکام میں یقیناً فائدہ ہے۔ اور اس کی ممنوعات (منع کی ہوئی چیزیں) میں نقصان ہے۔ انسان کا نفس ہمیشہ حرام چیزوں کی طرف چاہتا ہے۔ اس طرح نفس اور زیادہ باغی ہوجاتا ہے اور جسم کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا، وہ چیزیں جو اللہ عزّوجلّ نے اسلام میں تحفے کے طور پر عطا کی ہیں یقیناً ظاہری اور باطنی دونوں طور پر فائدہ مند اور خوبصورت ہیں۔

آج، یقیناً، ہمارے رسول ﷺ کے نواسے مبارک کو آپ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ شہید کیا گیا تھا۔ اسلام میں کسی بھی مسلمان کے لیے شہادت ایک عظیم نعمت ہے۔ اور وہ سید الشہداء، یعنی شہیدوں کے سردار ہیں۔ وہ شہیدوں کے سب سے عظیم سردار ہیں۔ اس لیے، انہوں نے یہ رتبہ حاصل کیا۔ اس رتبے کے ساتھ، وہ اپنے نانا ﷺ کے ساتھ بلند ترین مرتبے پر ہیں۔ غم تب ہوتا ہے جب کوئی درجہ نہ ہو، اگر کچھ نہ ہو۔ ہمارے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ شہید کو جو تکلیف ہوتی ہے، وہ سوئی کے چبھنے کے برابر بھی نہیں۔ تو جب آپ ﷺ کی آنکھوں کے تارے، آپ ﷺ کے پیارے نواسے کی شہادت ہوئی، آپ ﷺ کو لذت محسوس ہوئی خوبصورت مقامات کے ساتھ آپ ﷺ نے ایک حسین لذت (خوشی) محسوس کی جب ان کی شہادت ہوئی، حسین علیہ السلام، ہمارے رسول ﷺ کے نواسے۔

اس لیے، کچھ ایسی چیزیں جو ہمارے رسول ﷺ اور اسلام کے طریقے کے مطابق نہیں ہیں وہ قابل قبول نہیں ہیں۔ جو بھی ان چیزوں کی طرف جاتا ہے وہ بیکار کوشش کرتا ہے۔ اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ عزّوجلّ نے انہیں سب سے خوبصورت مقامات پر بلند کیا ہے۔ اللہ جلّ جلالہ ہمیں جنت میں ان کے قریب جگہ عطا فرمائے، ان شاء اللہ۔ ہم یہی کہتے ہیں۔ ان کے رتبے اور برکت ہم پر نازل ہوں۔ شہادت ایک بہت عظیم درجہ ہے۔ وہ ہمارے لیے شفاعت کریں، ان شاء اللہ۔

اللہ جلّ جلالہ ہمارے اس دن کو بابرکت بنائے؛ آج نہیں۔ آج نو تاریخ ہے۔ کل دس ہے۔ ہم یہ باتیں ابھی کہہ رہے ہیں تاکہ ہم کل وہ وظیفہ ادا کر سکیں۔ کل چار رکعت کی نماز بھی ہے۔ آپ اسے جب چاہیں

مولانا شيخ محمد عادل رباني

پڑھ سکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ عصر کی نماز سے پہلے پڑھی جائے۔ عصر کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ یہ نماز چار رکعت ہے؛ ہر رکعت میں آپ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں گے۔ جب یہ (نماز) مکمل ہو جائے، ۷۰ مرتبہ یہ دعا پڑھیں: **"حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ غفرانك ربنا وإليك المصير"** پھر، ایک دعا ہے۔ وہ دعا سات مرتبہ پڑھی جائے گی، ان شاء اللہ۔ اس دعا کے صدقے، اس دن کی برکت ہم پر نازل ہوگی، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ اس دن کو مبارک بنائے۔ ان کی رحمت ہم پر نازل ہو۔ ان سب کے رتبے ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہوں، ان شاء اللہ۔ انبیاء، اولیاء، صالحین اور شہداء کے درجات بلند ہوں، ان شاء اللہ۔

ومن الله التوفيق. الفاتحة.

مولانا شیخ محمد عادل ربانی
4 جولائی 2025/ 9 محرم 1447
لیفکے، قبرص